اپریل 2010

ایگری مارکیٹنگ راؤنڈاپ

ایگریکلچر مارکیٹنگ، حکومت پنجاب

فہرست مضامین

1	گندم	5
2	مکئی	7
3	چاول سپر باسمتی	9
4	چاول اری	11
5	چینی سفید	12
6	چناسیاہ	14
7	ماش	15
8	مسور	16
9	مونگ	17
10	پیاز	18
11	آلو	19
12	ٹماٹر	20
13	سرخ مرچ	22

پیش لفظ

محکمہ زراعت مارکیٹنگ ونگ پنجاب، لاہور ہر ماہ مارکیٹنگ راؤنڈ اپ شائع کرتا ہے جس میں پنجاب کی مقامی منڈیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی قیمتوں کا موازنہ دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ مختلف زرعی اجناس جس میں گندم، مکئی، چاول، گنا وغیرہ کے عالمی سطح پر پیداوار، استعمال، برآمد اوراُس کے موجودہ ذخائر کا تقابلی جائزہ بھی موجود ہوتا ہے۔ پنجاب کی بڑی منڈیاں لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، راولپنڈی، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور سے روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی قیمتیں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اِن قیمتوں کو اکٹھا کرنے کے بعد موجودہ ماہ کی اوسط قیمتوں کا گذشتہ ماہ کے ساتھ اور گذشتہ سال کے اُسی ماہ کے ساتھ موازنہ گراف اور گوشوارہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔اس سے زرعی اجناس کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا با آسانی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ زرعی اجناس کی مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں رسد، طلب اور اُن کی قیمتیں کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارشات بھی مرتب کی جاتی ہیں۔ مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کاشتکاروں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کیا جاتا ہے تاکہ اُن کو زرعی اجناس کی مارکیٹنگ کے بارے میں آگاہ کیا جاسکے۔ مارکیٹنگ راؤنڈ اپ سے زرعی اجناس کے کاروبار سے منسلک اشخاص، برآمد کنندگان، حکومتی اہلکار، ملز مالکان اور پالیسی میکر بھی مستفید ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کے قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس ماہانہ راؤنڈ اپ کو بہتر بنانے کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کو مزید بہتر کیا جاسکے۔ قارئین اس سلسلہ میں اپنی تجاویز محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk یا محکمہ کی ٹال فری لائن 0800-51111 پر بھی ریکارڈ کرا سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کو محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ **اس مارکیٹنگ راؤنڈ اپ کی تیاری میں ہماری ریسرچ ٹیم بشیر احمد ناظمِ زراعت (معاشیات و تجارت) اور محمد اجمل، پراجیکٹ** منیجر ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی خدمات شامل ہیں۔

فرحان عزیز خواجہ
سپیشل سیکرٹری ایگریکلچر مارکیٹنگ
پنجاب، لاہور

پنجاب انوسٹمنٹ کانفرنس 2010 کا کراچی میں انعقاد

پنجاب بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کے زیر اہتمام کراچی میں پنجاب انوسٹمنٹ کانفرنس 2010 کا انعقاد 3 مئی 2010 کو کراچی میں کیا گیا۔ اس کانفرنس میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ داروں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا افتتاح بطور مہمانِ خصوصی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے ہمراہ وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ کے علاوہ دوسرے کئی مدبر سیاستدانوں کے ساتھ کیا۔ اس کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں مسٹر سلیم رضا گورنر سٹیٹ بنک بھی شامل ہوئے۔ کانفرنس کے ابتدائی خطاب میں وائس چیر مین پنجاب انوسٹمنٹ بورڈ پیر سعد احسن الدین اور جناب فضل عباس میکن سیکرٹری سی اینڈ آئی پنجاب بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے کانفرنس کے انعقاد کے اغراض و مقاصد پیش کیے اور سرمایہ داروں کو پنجاب میں انوسٹمنٹ کی طرف مائل کیا۔

ان کے بعد ڈیوڈ بونیر ریجنل ڈائریکٹر میٹر و کیش اینڈ کیری نے پاکستان میں اپنے ترقیاتی منصوبوں کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا۔ اسی طرح مسٹر خالد اسمٰعیل ریجنل ہیڈ ٹیٹرا پیک نے بھی اپنی زیر تعمیر فیکٹری کا تعارف پیش کیا۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے بطور مہمانِ خصوصی اپنی تفصیلی تقریر میں پاکستان کیلئے دو بڑے موجودہ بحران ایک ملک کی سیکورٹی اور دوسرے توانائی کے بحران کی طرف توجہ دلائی۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کے لوگ اور انڈسٹری ان بحرانوں سے انتہائی حد تک متاثر ہو رہی ہے۔ اُنہوں نے توانائی کے بحران سے نبرد آزما ہونے کیلئے لوگوں اور انڈسٹری سے منسلک افراد کو دعوت دی کہ وہ مل کر اس بحران پر قابو ڈالیں۔ کیونکہ لوڈ شیڈنگ نے پاکستانی معیشت کو لہولہان کر دیا اور اس کے لئے ہنگامی اقدامات کرنا ہونگے۔ بجلی بحران کے خاتمہ کے لئے صرف بچت کرنا کافی نہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر وسائل کی منصفانہ تقسیم کی جائے تو دہشت گردوں کو اپنے مزموم عزائم کو پورا کرنے کیلئے خام دماغ نہیں ملیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امن وامان کے مستقل بنیادوں پر قیام ہی سے پاکستان کو معاشی ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ممکن ہوسکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ لوڈ شیڈنگ دوسرے کئی مسائل کی طرح آٹھ سالہ آمریت کا ورثہ ہے۔ لیکن گذشتہ دو سال کے دوران توانائی کے متبادل ذرائع نہ ڈھونڈنے پر موجودہ حکومت کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ رینٹل پاور پروجیکٹ کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ہمیں بجلی پیدا کرنے کے مقامی ذرائع کو فروغ دینا چاہیے تھا۔ بجلی کی قلت کی وجہ سے ہمارے ایکسپورٹ آرڈر منسوخ ہو رہے ہیں۔ بعدازاں صنعتکاروں سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا کہ نوجوان صنعتکاروں کو توانائی سمیت پاکستان کو درپیش مختلف مسائل کے حل کے لئے بہترین تجاویز لے کر سامنے آنا چاہیے۔ پاکستان میں قائم شوگر ملز کے پاور پانٹ سے استفادہ حاصل کرنا چاہیے جو کہ ہمیں 3000 میگاواٹ تک بجلی کی سپلائی فراہم کرسکتیں ہیں۔ آخر پر وزیر اعلیٰ نے کانفرنس میں شریک تمام افراد کا شکریہ ادا کیا اور اُنہیں پنجاب میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کی دعوت دی۔

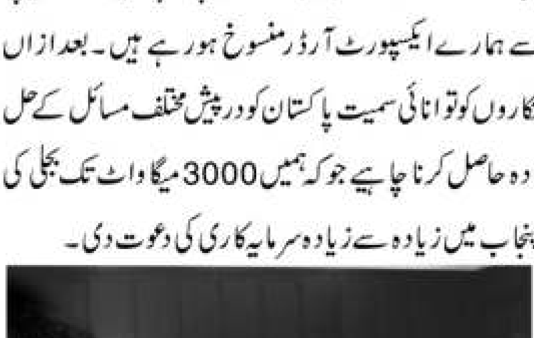

اس کے بعد کانفرنس میں شریک افراد کو گروپ میں تقسیم کر دیا گیا۔ زراعت کے لئے بنائے گئے پینل کی سربراہی جناب عارف ندیم صاحب سیکرٹری زراعت حکومت پنجاب نے کی اور اپنی سفارشات کانفرنس کے منتظم کو جمع کروائیں آخر پر پینل کے سربراہان اور کانفرنس کو کامیاب بنانے والے لوگوں کو شیلڈز پیش کی گئی۔ کانفرنس میں محکمہ زراعت نے اپنا سٹال بھی لگا رکھا تھا جن پر لوگوں کا کافی رش رہا۔

گندم

ان دنوں حکومت کی طرف سے گندم کی خریداری جاری ہے۔ محکمہ فوڈ اور پاسکو گندم کی خریداری میں مصروف عمل ہیں۔صوبوں اور وفاق کو گندم کی خریداری کے مختلف اہداف دیئے گئے ہیں۔ ملکی سطح پر گندم کی خریداری کا ہدف 7.5 ملین ٹن مقرر کیا گیا ہے۔جبکہ ابتدائی ہدف 6.5 ملین ٹن مقرر کیا گیا تھا جسے بعد میں 1.000 ملین ٹن کے اضافے کو 7.5 ملین کر دیا گیا۔تا کہ گندم کے کاشتکاروں کو اُن کی پیداوار کا صحیح معاوضہ مل سکے۔گذشتہ سال 09-2008 کے دوران حکومت نے 9.233 ملین ٹن گندم خریدی۔موجودہ سال کے دوران حکومت پنجاب محکمہ خوراک کے ذریعے 4 ملین ٹن گندم خریدی گی جو کہ گذشتہ سال کے گندم کے خریداری ہدف 3.5 ملین ٹن سے 0.5 ملین ٹن زیادہ ہے۔سندھ حکومت کیلئے 1.5 ملین ٹن گندم کی خریداری کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 0.3 ملین ٹن زیادہ ہے۔خیبر پختونخواہ کا خریداری ہدف 0.3 ملین ٹن ہے جبکہ بلوچستان کو گندم کی خریداری کا ہدف 0.1 ملین ٹن سونپا گیا گیا۔پاسکو کیلئے وفاقی حکومت نے گندم کی خریداری کا ہدف 1.5 ملین ٹن سے بڑھا کر 1.6 ملین ٹن کر دیا ہے۔پاسکو پنجاب کی 15 تحصیلوں سے گندم کی خریداری کر رہا ہے جبکہ اس خریداری کیلئے اُس نے 192 گندم کے خریداری مراکز قائم کئے ہیں۔پاسکو پنجاب میں حافظ آباد، پنڈی بھٹیاں، گوجرہ، اوکاڑہ، پاکپتن، بوریوالہ ،میلسی ،میاں چنوں، لودھراں، کہروڑ پکا، بہاولنگر، منچن آباد، علی پور، جتوئی، خان پور اور لیہ سے گندم کی خریداری کر رہا ہے۔جبکہ پاسکو سندھ سے صرف تین تحصیلوں سے خریداری کر رہا ہے۔اسی طرح حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے 400 کے قریب گندم کے خریداری مراکز قائم کئے ہیں تا کہ کاشتکاروں کو اُن کے کھیتوں کے قریب ہی گندم کو بیچنے کا موقع مل سکے۔یہ تمام محکمے حکومت کی مقرر کردہ قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام پر گندم کی خریداری کر رہے ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق حکومت نے 30 اپریل 2010 تک 2.589 ملین ٹن گندم خرید کر لی تھی۔جس میں پنجاب نے 1.202 ملین ٹن، سندھ نے 1.164 ملین ٹن اور پاسکو نے 0.222 ملین ٹن گندم کی خریداری کر لی تھی۔

گندم کی عالمی پیداوار ،استعمال، ذخیرہ اور تجارت

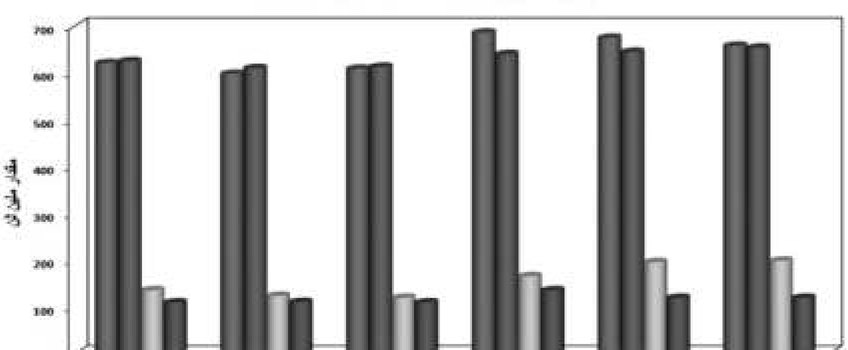

	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09 (Estl.)	2009-10(Forecast)	2010-11 (Projection)
پیداوار	621	598	609	686	675	658
استعمال	625	610	613	640	645	654
ذخیرہ	136	124	120	166	196	199
تجارت	110	111	110	136	120	120

Source: International Grain Council

انٹرنیشنل گرین کونسل کی اپریل 2010 کی رپورٹ کے مطابق سال 10-2009 کے دوران عالمی سطح پر گندم کی پیداوار کا تخمینہ 675 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ جبکہ اس کا عالمی استعمال 645 ملین ٹن، گندم کا عالمی ذخیرہ 196 ملین ٹن اور اس کی بین الاقوامی تجارت 120 ملین ٹن کے قریب کا تخمینہ ہے۔اسی طرح گندم کی پیداوار کا عالمی سطح پر 11-2010 کا اندازہ 658 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 10-2009 کی گندم کی مجموعی عالمی پیداوار سے 17 ملین ٹن کم ہے۔جبکہ گندم کی عالمی استعمال میں 9 ملین ٹن کے اضافے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔گندم کی بین الاقوامی تجارت میں کوئی فرق نہ ہے جبکہ گندم کے عالمی ذخائر میں 3 ملین ٹن کا اضافہ ہونے کی توقع کی جا رہی ہے۔

عالمی منڈی میں اپریل 2010 گندم کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا اور 2 ڈالر فی میٹرک ٹن کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ پاکستان نے 2 ملین ٹن گندم برآمد کرنے کی اجازت دے دی۔گذشتہ سال 2009 کی گندم کی قیمتوں کا جائزہ لیں

گندم کی عالمی منڈی میں قیمتوں کا موازانہ سال 2008 تا 2010

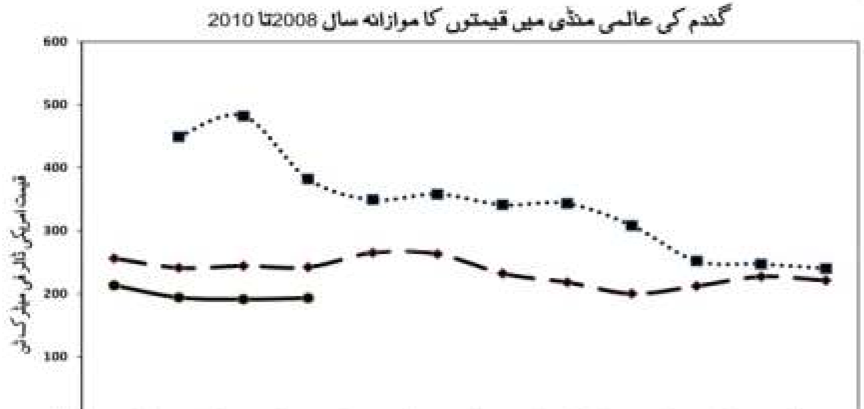

	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
2008		449	482	382	349	358	341	343	308	252	247	240
2009	256	241	244	242	265	263	232	218	200	212	227	221
2010	213	194	191.1	193								

Source: World Bank & FAO

تو پتہ چلتا ہے کہ گندم کی قیمتوں میں مئی 2009 میں اضافے کا رجحان رہا۔ لہذا اس مہینہ میں گندم برآمد کی جائے تو پاکستان گندم کی بہتر قیمت موصول کر سکتا ہے۔ کیونکہ اکثر مئی اور جون کے مہینوں میں عالمی منڈی میں گندم کی قیمتوں میں بہتری کا رجحان ہوتا ہے۔ اس کے بعد جولائی میں گندم کی قیمتیں عالمی منڈی میں گرنا شروع ہو جاتی ہیں کیونکہ ان دنوں میں یورپ اور روس کی گندم کی فصل منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے لہذا پاکستان کو چاہیے کہ اگر گندم برآمد کرنی ہے تو یہ وقت گندم کی برآمد کا بہتر وقت ہے کیونکہ اس وقت گندم کی برآمد سے ملک زیادہ زرمبادلہ کما سکتا ہے۔

سفارشات

☆حکومت پاکستان نے گذشتہ سال کی ذخیرہ شدہ گندم کو برآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو کہ ایک بہتر فیصلہ ہے کیونکہ اس وقت گندم کی عالمی قیمتوں میں بہتری نظر آرہی ہے۔ اور یہ اضافہ مئی، جون تک برقرار رہنے کی توقع ہے۔ لہذا حکومت پاکستان کو چاہیے کہ اگر گندم کو برآمد کرنا ہے اس سے بہتر وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ جولائی اگست میں یورپین ممالک اور روس کی گندم عالمی منڈی میں آجائے گی جس سے عالمی منڈی میں گندم کی قیمت گرنے کا خدشہ ہے۔ لہذا گندم کو برآمد کرنے کا یہ بہتر وقت ہے۔

☆حکومت کی خریداری کے باوجود گندم کی قیمتوں میں اضافے کی بجائے کمی ریکارڈ کی گئی اس کی بنیادی وجہ یہ کہ اس سال حکومت نے گندم کی خریداری 20 اپریل سے شروع کی جبکہ گرم موسم کی وجہ سے گندم کی کٹائی جلد شروع ہو چکی تھی اور گندم مقامی منڈی میں آنا شروع ہو گئی تھی جس سے گندم کے آڑھتی اور بیوپاریوں نے حکومت کی مقرر کردہ قیمت سے بھی کم پر خریداری کی۔ مگر دن گذرنے کے ساتھ ساتھ گندم کی قیمت میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ کیونکہ حکومت کے گندم کی خریداری مراکز پر گندم کی خریداری 950 روپے فی 40 کلوگرام پر ہو رہی تھی جس سے مقامی منڈی میں گندم کی قیمت میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ حکومت کو چاہیے کہ کاشتکاروں کو باردانہ اور رقم کی ادائیگی وقت پر کرے تا کہ کاشتکار اپنی خریف کی فصل کی بجائی وقت پر کر سکیں۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 2603 روپے فی سو کلوگرام تھی۔ جو کہ ماہ اپریل میں کم ہو کر 2252 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی جو کہ پچھلے ماہ کے مقابلے میں 13.49 فیصد کم ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں کی نسبت 2.03 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ اپریل، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اپریل کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں گندم کی قیمتیں

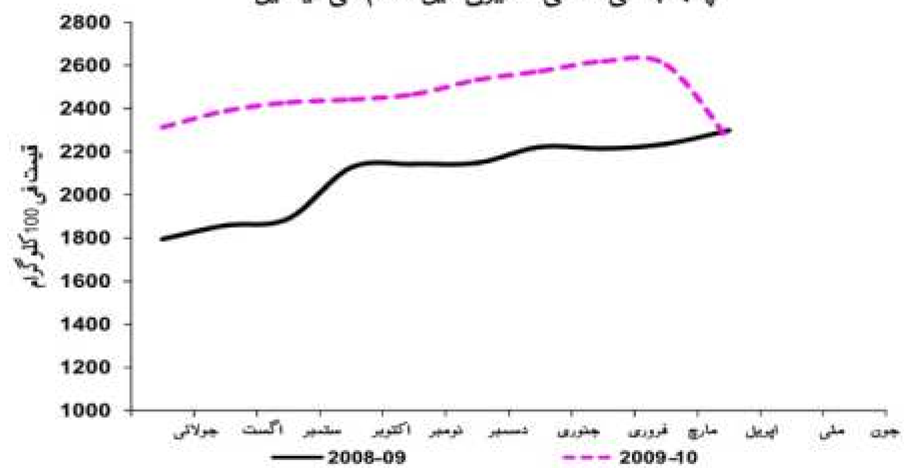

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	2399	2554	2450	-6.07	-2.08
فیصل آباد	2311	2659	2313	-13.09	-0.06
سرگودھا	2271	2637	2287	-13.88	-0.72
ملتان	2267	2620	2356	-13.47	-3.79
گوجرانوالہ	2182	2603	2231	-16.17	-2.21
اوکاڑہ	2189	2592	2221	-15.55	-1.42
راولپنڈی	2335	2728	2361	-14.41	-1.11
رحیم یار خان	2093	2518	2216	-16.88	-5.54
بہاولپور	2170	2598	2233	-16.47	-2.84
ڈیرہ غازی خان	2304	2525	2319	-8.75	-0.64
اوسط	**2252**	**2603**	**2299**	**-13.49**	**-2.03**

مکئی

مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک بنانے میں کیا جاتا ہے۔مکئی سے جو خوراک تیار کی جاتی ہے اس میں پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔مکئی سے گاڑیوں کو چلانے کیلئے بائیوڈیزل بھی بنایا جاتا ہے۔عالمی سطح پر ان دو کاموں میں مکئی کے استعمال میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔عالمی سطح پر سال 10-2009 کے دوران مکئی کی پیداوار کا تخمینہ 803 ملین ٹن لگایا گیا ہے جبکہ اس کا عالمی استعمال 805 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے جبکہ مکئی کا عالمی ذخیرہ 148 ملین ٹن کے قریب ہونے کی اُمید ہے مگر اس کی عالمی تجارت 84 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔مکئی کی عالمی پیداوار سال 11-2010 کا تخمینہ 809 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔جو کہ گذشتہ سال 10-2009 کی مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 6 ملین ٹن زیادہ ہے۔اس کی بنیادی وجہ امریکہ،جنوبی امریکہ اور چین میں مکئی کی کاشت میں متوقع اضافہ ہے۔جبکہ مکئی کے عالمی استعمال میں بھی 13 ملین ٹن اضافے کی توقع ہے اور اس کا عالمی استعمال 818 ملین ٹن ہونے کی اُمید ہے جبکہ مکئی کے مجموعی عالمی استعمال 818 ملین ٹن میں عالمی سطح پر جانوروں کی خوراک کیلئے 481 ملین ٹن مکئی کا استعمال متوقع ہے اور گذشتہ سال کے مقابلے میں 5 ملین ٹن زیادہ مکئی جانوروں کی خوراک میں استعمال ہوگی۔انڈسٹری کے لئے مکئی کے عالمی استعمال میں 8 ملین ٹن کا اضافہ متوقع ہے۔

مکئی کی عالمی پیداوار،استعمال، ذخیرہ اور تجارت

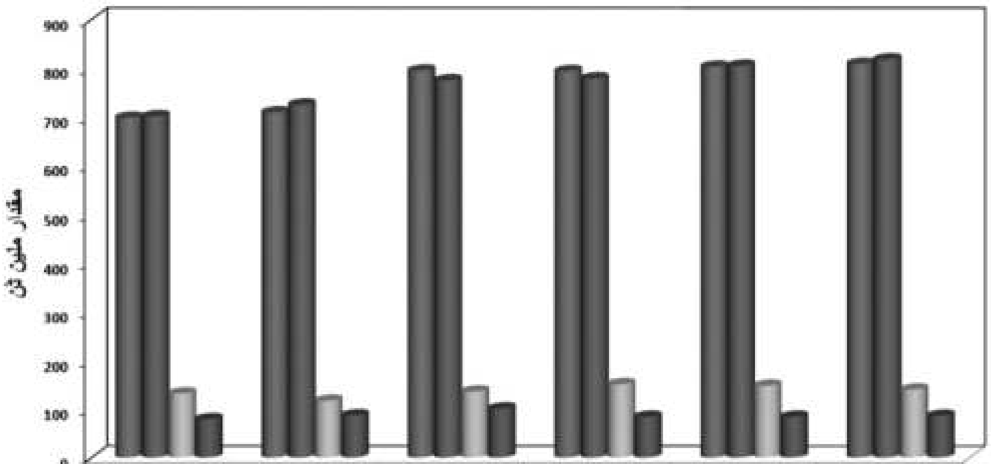

	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09 (Esti.)	2009-10(Forecast)	2010-11 (Projection)
پیداوار	698	709	795	794	803	809
استعمال	701	725	775	779	805	818
ذخیرہ	132	117	136	151	148	140
تجارت	79	87	101	84	84	86

Source: International Grains Council

مکئی کے عالمی ذخائر میں 8 ملین ٹن کی کمی متوقع ہے اور مکئی کے ذخائر 140 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔مگر مکئی کی عالمی تجارت میں 2 ملین ٹن کے اضافے کے ساتھ 86 ملین ٹن رہنے کی اُمید کی جارہی ہے۔مکئی کی عالمی منڈی میں قیمتوں میں جنوری 2010 سے مسلسل کمی کا رجحان پایا جاتا ہے۔اپریل 2010 میں مکئی کی قیمت 157 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی اور جنوری 2010 سے اپریل 2010 تک 10 ڈالر فی میٹرک ٹن کی کمی ریکارڈ کی گئی۔لیکن مقامی منڈیوں میں مکئی کی قیمتوں میں گذشتہ ماہ کے مقابلے میں معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

مکئی کی عالمی منڈی میں قیمتوں کا موازنہ سال 2008تا 2010

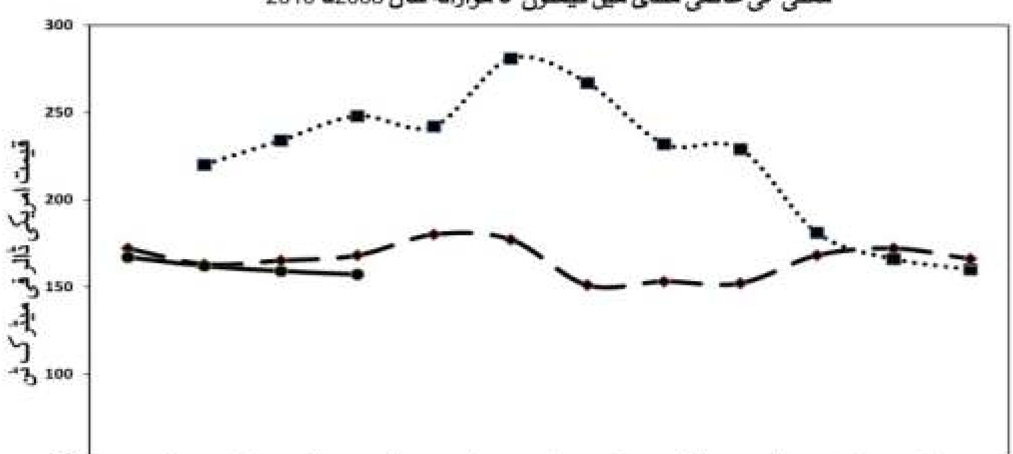

	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
2008		220	234	248	242	281	267	232	229	181	166	160
2009	172	163	165	168	180	177	151	153	152	168	172	166
2010	167	162	159	157.1								

Source: World Bank & FAO

سفارشات

☆مکئی کی بہاریہ کاشت کی برداشت جون جولائی میں کی جاتی ہے جون

جولائی میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہوتا ہے لہذا کاشتکاروں کو چاہیے کہ جون میں مکئی برداشت کرنے کے بعد اُسے بیچنے میں جلدی نہ کریں اور جب مقامی منڈی میں قیمت بہتر ہو تو اپنی مکئی فروخت کریں۔

☆ کاشتکاروں کو چاہیے کہ اپنی مکئی آڑھتیوں کو فروخت کرنے کی بجائے بین الاقوامی کمپنیوں کو فروخت کریں تاکہ اُنہیں بہتر قیمت ملے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اپریل کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1898 روپے فی سو کلو گرام رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ کی 1866 روپے فی سو کلو گرام قیمت سے 1.70 فیصد زیادہ رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں کی نسبت 21.89 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

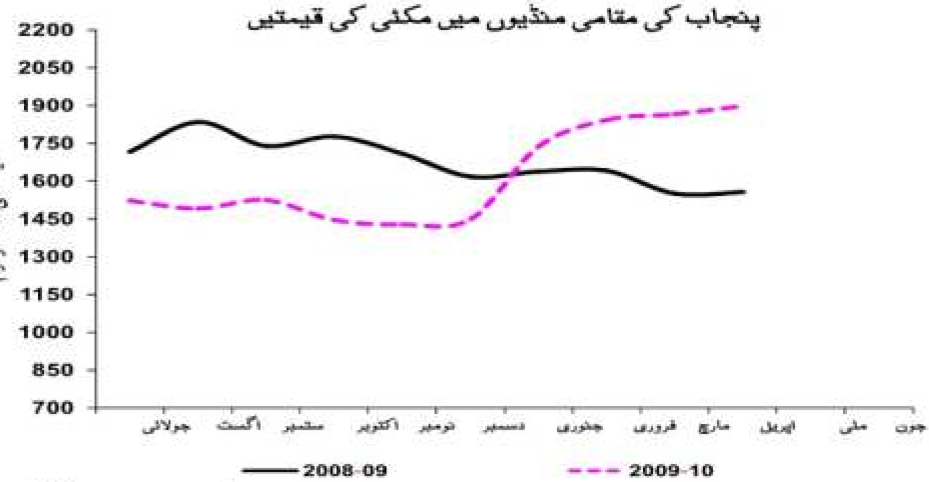

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	1854	1904	1667	-2.63	11.24
فیصل آباد	2028	1896	1510	6.96	34.27
سرگودھا	1942	1911	1762	1.62	10.19
ملتان	1865	1802	1542	3.50	20.97
گوجرانوالہ	2104	1992	1683	5.62	24.99
اوکاڑہ	1741	1741	1367	0.00	27.41
راولپنڈی	1871	1883	1656	-0.64	12.97
رحیم یار خان	1810	1784	1556	1.46	16.32
بہاولپور	1816	1800	1433	0.89	26.73
ڈیرہ غازی خان	1950	1950	1396	0.00	39.70
اوسط	**1898**	**1866**	**1557**	**1.70**	**21.89**

چاول سپر باسمتی

انٹرنیشنل گرین کونسل کی اپریل کی ماہانہ رپورٹ کے مطابق دسمبر 2009 سے اپریل 2010 تک مسلسل کمی دیکھی جا رہی ہے۔ تھائی چاول 100% کی قیمت دسمبر 2009 میں 620 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ کم ہو کر اپریل میں 180 امریکی ڈالر فی ٹن ہو گئی اور کمی کا تناسب 22.58 فیصد رہا۔ مگر پاکستانی باسمتی چاول کی برآمدی قیمتوں میں جنوری 2010 سے مسلسل اضافہ ریکارڈ کیا جا رہا ہے۔ جنوری 2010 میں چاول کی برآمدی قیمت 815.49 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ مارچ 2010 میں بڑھ کر 1073.85 امریکی ڈالر فی ٹن پر پہنچ گئی اور اضافے کا تناسب 24.06 فیصد رہا۔ پاکستانی چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ سال 06-2005 سے سال 09-2008 تک چاول کی برآمد میں مالیت کے لحاظ سے مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ جبکہ مقدار کے لحاظ سے 06-2005 میں چاول کی سب سے زیادہ برآمد کیا گیا۔ جولائی 2009 سے مارچ 2010 کے مختصر عرصہ کے دوران پاکستان نے 3.276 ملین ٹن چاول برآمد کیا جس کی مالیت 135631 ملین روپے تھی۔ پاکستان سے چاول باسمتی کی مجموعی برآمد کے موازانہ سے پتہ چلتا ہے کہ مالیت کے لحاظ سے چاول باسمتی کی برآمد میں بھی مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ جبکہ سال 10-2009 میں جولائی 2009 سے مارچ 2010 کے عرصہ کے دوران چاول باسمتی کی برآمد (000)686.898 ٹن ہو چکی تھی جبکہ اس کی مالیت 51154 ملین روپے تھی۔

چاول باسمتی کی برآمدی قیمتوں کا موازانہ

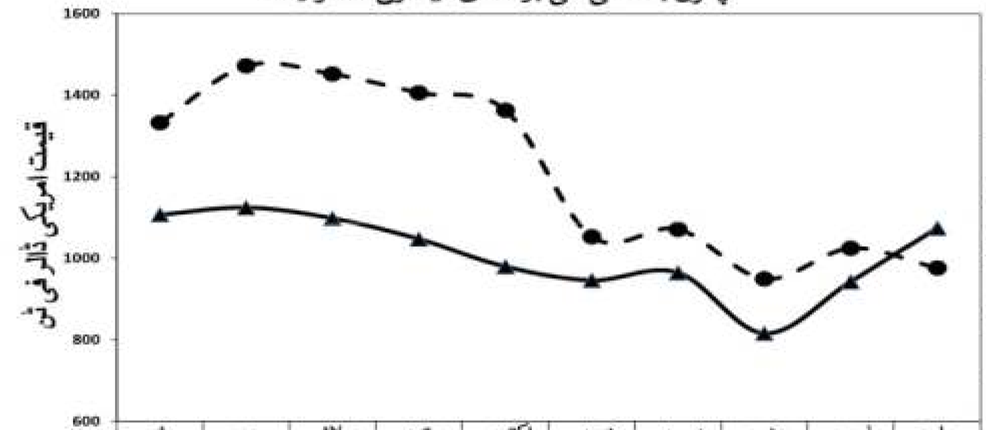

	مئی	جون	جولائی	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ
2009-10	1106.43	1124.05	1097.66	1046.74	979.35	945.69	964.26	815.49	942.29	1073.85
2008-09	1332.18	1471.76	1451.69	1405.74	1362.84	1052.44	1070.76	949.14	1024.13	975.84

Source: Federal Bureau of Statistics

پاکستان سے چاول کی مجموعی برآمد ومالیت

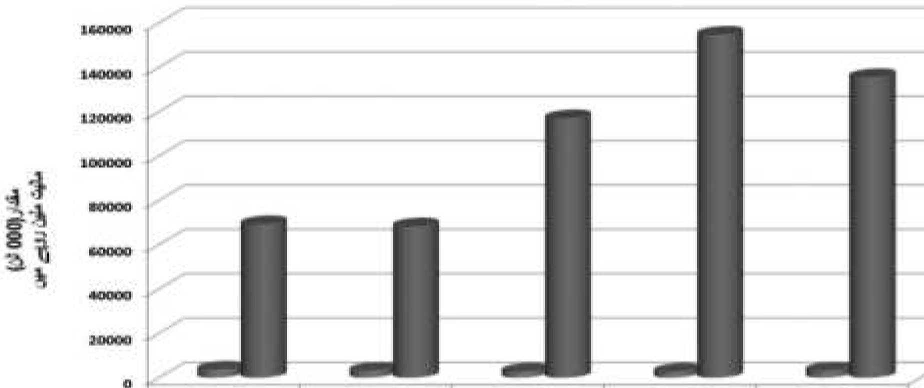

	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10 *
مقدار (000 ٹن)	3688.7	3129.1	2809.1	2729.4	3276.28
مالیت ملین روپے میں	69325.1	68285.9	117088.1	154762.9	135631

* Export of Rice for (July 2009 to March 2010)

Source: Agriculture Statistics of Pakistan & Federal Bureau of Statistic

پاکستان سے چاول باسمتی کی مجموعی برآمد ومالیت

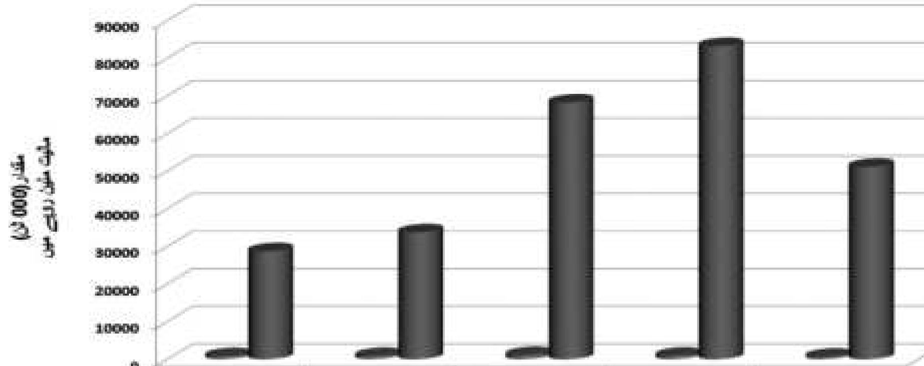

	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10 *
مقدار (000 ٹن)	839	907.9	1138.1	974.3	686.898
مالیت ملین روپے میں	28714.1	33732.7	68231.6	83252.6	51154

* Export of Rice Basmati for (July 2009 to March 2010)

Source: Agriculture Statistics of Pakistan

سفارش

☆ چاول باسمتی کی برآمدی قیمتوں میں مسلسل

اضافہ جاری ہے جبکہ عالمی منڈی میں تھائی 100% چاول کی قیمت میں کمی ہو رہی ہے لہٰذا ہمارے برآمدکنندگان کو چاول باسمتی کی ان بڑھتی ہوئی برآمدی قیمتوں سے فائدہ اُٹھانے چاہیے اور زیادہ سے زیادہ چاول برآمد کر کے ملک کے لئے زرمبادلہ کمانا چاہیے۔ تا کہ ملک کی معیشت میں کچھ بہتری آئے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اپریل کے مہینے میں گذشتہ ماہ مارچ کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جو کہ 1.04 فیصد تھی۔ جبکہ گذشتہ سال اپریل کی قیمتوں سے 1.37 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

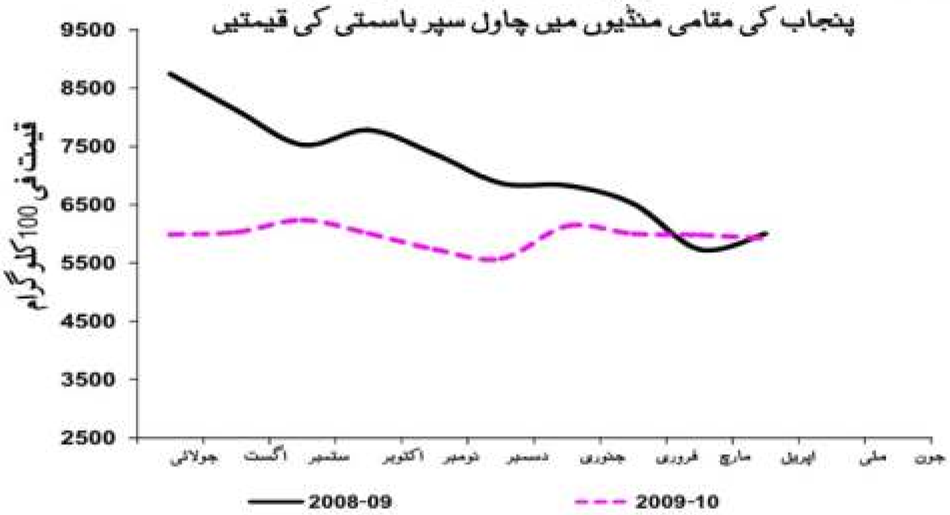

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ(2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	5569	5598	5823	-0.52	-4.36
فیصل آباد	5292	5146	5396	2.84	-1.92
سرگودھا	5229	5354	5417	-2.33	-3.46
ملتان	5417	5583	5563	-2.97	-2.62
گوجرانوالہ	5617	5842	5850	-3.85	-3.98
اوکاڑہ	6258	6375	6158	-1.84	1.62
راولپنڈی	5942	6292	6025	-5.56	-1.38
رحیم یارخان	6475	6554	6504	-1.21	-0.45
بہاولپور	7000	6750	6613	3.70	5.85
ڈیرہ غازی خان	6400	6325	6675	1.19	-4.12
اوسط	**5920**	**5982**	**6002**	**-1.04**	**-1.37**

چاول اری

وفاقی ادارہ شماریات کی چاول اری کی برآمدی قیمتوں کے اعدادوشمار کے مطابق چاول اری کی برآمدی قیمتوں میں جنوری 2010 سے مسلسل اضافہ ریکارڈ کیا جارہا ہے۔ جنوری 2010 میں چاول اری کی برآمدی قیمت 295.79 امریکی ڈالرفی ٹن تھی جوکہ مارچ 2010 میں بڑھ کر 416.03 امریکی ڈالرفی ٹن پر پہنچ گئی۔ چاول اری کی برآمد کا پچھلے پانچ سالوں کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ سال 06-2005 میں چاول اری کی برآمد 2.849 ملین ٹن تھی جبکہ اس کی مالیت 40611 ملین روپے تھی۔ مقدار کے لحاظ سے اس سال میں چاول اری سب سے زیادہ برآمد کیا گیا مگر مالیت کے اعتبار سے ماسوائے سال 07-2006 مسلسل اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ سال 10-2009 کے دوران جولائی 2009 سے مارچ 2010 تک کے عرصہ کے دوران چاول اری کی مجموعی برآمد 2.589 ملین ٹن کے قریب تھی جبکہ اس کی مالیت 84477 ملین روپے ہے۔ چاول باسمتی اور چاول اری کی برآمدی قیمتوں میں مسلسل اضافہ جاری ہے جس سے پاکستان بہتر زرمبادلہ کمائے گا۔ اور پاکستان کی معیشت میں بہتری آئے گی۔ لہذا برآمد کنندگان کو چاہیے کہ بہتر برآمدی قیمتوں پر چاول کے برآمدی معاہدے کریں۔ اور ملک کی معیشت کو مضبوط بنائیں۔

پاکستان سے چاول متفرق کی مجموعی برآمد ومالیت

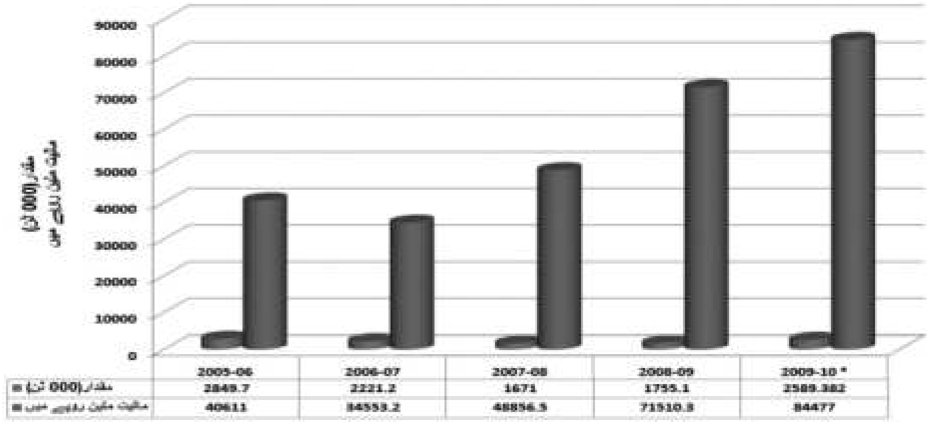

* Export of Rice Other for (July 2009 to March 2010)

Source: Agriculture Statistics of Pakistan

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں چاول اری کی قیمتیں

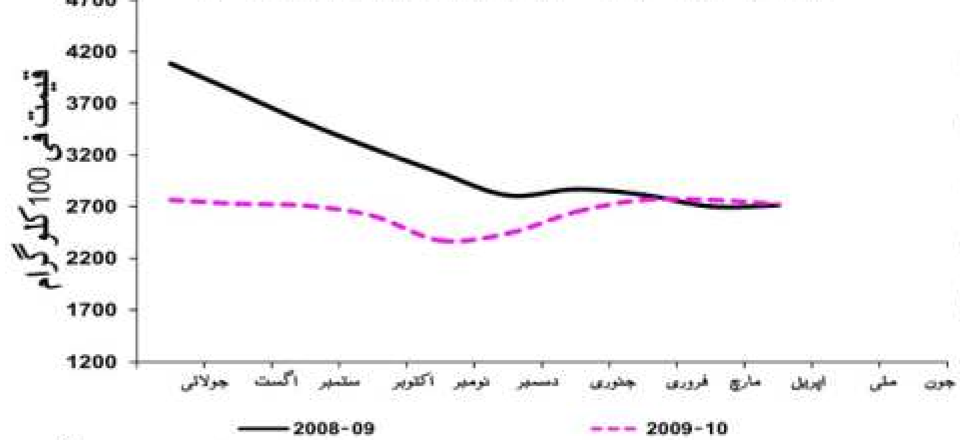

اس ماہ صوبہ پنجاب کی بیشتر بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گذشتہ ماہ مارچ میں چاول اری کی اوسط قیمت 2764 روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ اپریل میں کم ہوکر 2723 روپے فی سوکلوگرام ہورہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اپریل کے مقابلہ میں شرح اضافہ 0.40 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	2584	2647	2812	-2.38	-8.11
فیصل آباد	2740	2813	2488	-2.60	10.15
سرگودھا	2668	2721	2604	-1.95	2.45
ملتان	2588	2665	2535	-2.89	2.07
گوجرانوالہ	2691	2753	2791	-2.25	-3.58
اوکاڑہ	2958	3000	2750	-1.40	7.56
راولپنڈی	3175	3433	2808	-7.52	13.06
رحیم یارخان	2933	2954	2650	-0.71	10.68
بہاولپور	2640	2400	2783	10.00	-5.14
ڈیرہ غازی خان	2253	2250	2900	0.13	-22.31
اوسط	**2723**	**2764**	**2712**	**-1.47**	**0.40**

چینی سفید

پاکستان میں سال 09-2008 کے گنّے کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق ملک میں گنے کی مجموعی پیداوار 50.045 ملین ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال 08-2007 کے مقابلے میں 21.71 فیصد کم ہے۔ گنے کی پیداوار میں کمی نے چینی کی ملکی پیداوار کو بھی متاثر کیا اور ملک میں چینی کے بحران نے جنم لیا۔ موجودہ سال 10-2009 میں بھی گنے کی پیداوار میں مزید کمی ریکارڈ کی گئی جس سے چینی کا بحران مزید شدید ہوگیا اور ملک کو چینی باہر سے درآمد کرنا پڑی تاکہ عوام کو سستے نرخوں پر چینی دستیاب کی جاسکے۔ موجودہ سال میں دوسرے ہمسایہ ممالک میں بھی گنے کی فصل کم بارشوں کی وجہ سے متاثر ہوئی جس سے عالمی منڈی میں چینی کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ جولائی 2009 میں عالمی منڈی میں چینی کی قیمت 43.10 روپے فی کلو تھی جو کہ فروری 2010 میں بڑھ کر 75.38 روپے فی کلو تک جا پہنچی مگر فروری 2010 کے بعد چینی کی عالمی قیمتوں میں کمی کا رجحان پایا گیا اور اپریل میں چینی کی عالمی قیمتیں 58.09 روپے فی کلو پر آگئیں۔ چینی کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کمی برازیل میں گنے کی کرشنگ ہونے اور برازیل میں گنے کی بہتر پیداوار کی وجہ سے ہوئی۔ برازیل کی چینی کی سالانہ رپورٹ کے مطابق برازیل میں سال 11-2010 کے دوران گنے کی کرشنگ 660 ملین میٹرک ٹن کے قریب ہونے کی توقع ہے جو کہ گذشتہ سال 10-2009 کے دوران گنے کی کرشنگ سے 9 فیصد زیادہ ہے۔ سال 10-2009 کے دوران گنے کی کرشنگ 603 ملین میٹرک ٹن ہوئی تھی۔ جبکہ برازیل میں چینی کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلے میں 40.7 ملین میٹرک ٹن زیادہ ہونے کی توقع کی جارہی ہے۔ برازیل میں چینی کی بہتر پیداوار کی وجہ سے چینی کی عالمی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے۔ اور آنے والے دنوں میں مزید کمی متوقع ہے۔ لہٰذا پاکستان کو چینی درآمد کرتے وقت چینی کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں پر نظر رکھنی چاہیے تاکہ ملک کو سستی چینی دستیاب ہوسکے اور زرمبادلہ بھی زیادہ خرچ نہ

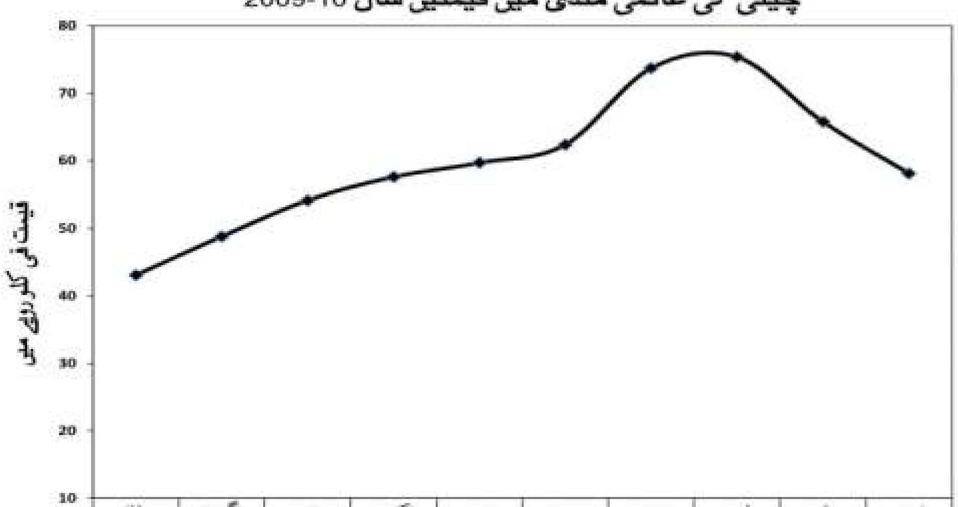

	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ	اپریل
قیمت فی کلو روپے میں	43.1	48.81	54.14	57.58	59.68	62.37	73.71	75.38	65.76	58.09

Source:-World Bank & FAO

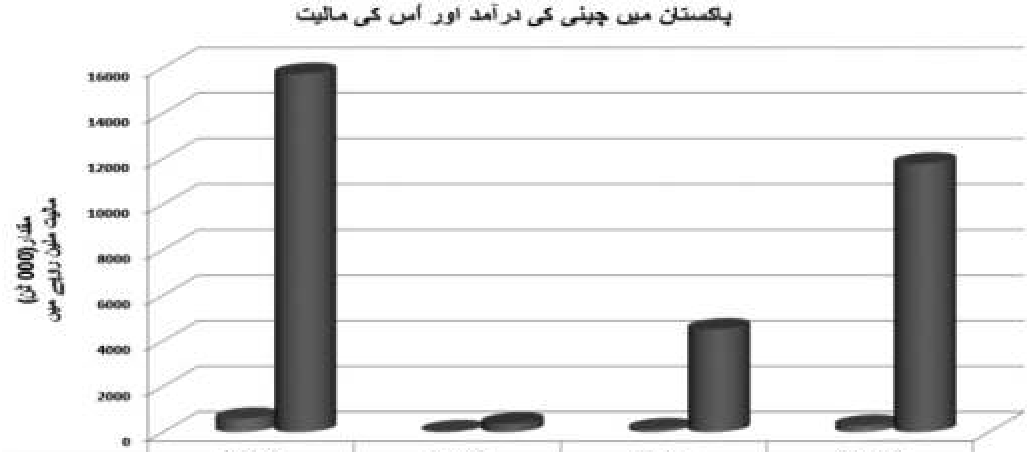

	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10 *
مقدار (000 ٹن)	586.5	36.7	125.7	269.979
مالیت ملین روپے میں	15721.1	367	4505.4	11779

* Import of Sugar form abroad (July 2009 to March 2010)

Source: Agriculture Statistics of Pakistan & Federal Bureau of Statistic

ہو۔ کیونکہ ملکی معیشت مہنگی چینی خریدنے کی متحمل نہیں ہے۔ وفاقی ادارہ شماریات کے مطابق جولائی 2009 سے مارچ 2010 تک کے عرصہ کے دوران پاکستان نے 269979 میٹرک ٹن چینی درآمد کی جس کی مجموعی مالیت 11779 ملین روپے ہے۔ جبکہ پچھلے سال 09-2008 کے دوران 0.1257 میٹرک ٹن چینی درآمد کی گئی جبکہ اُس کی مالیت 4505.4 ملین روپے تھی۔

سفارشات

☆ امریکی زرعی ڈیپارمنٹ (USDA) کی ایک رپورٹ کے مطابق برازیل میں گنے کی کرشنگ اور چینی کی پیداوار میں اضافہ متوقع ہے جس سے عالمی منڈی میں چینی کی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے۔ لہٰذا پاکستان کو چاہیے کہ چینی کے درآمدی معاہدے کرتے وقت چینی کی عالمی منڈی میں گرتی ہوئی قیمتوں پر نظر رکھیں تاکہ ملک کو سستی چینی دستیاب ہو سکے اور ملکی زرمبادلہ کی بچت ہو۔

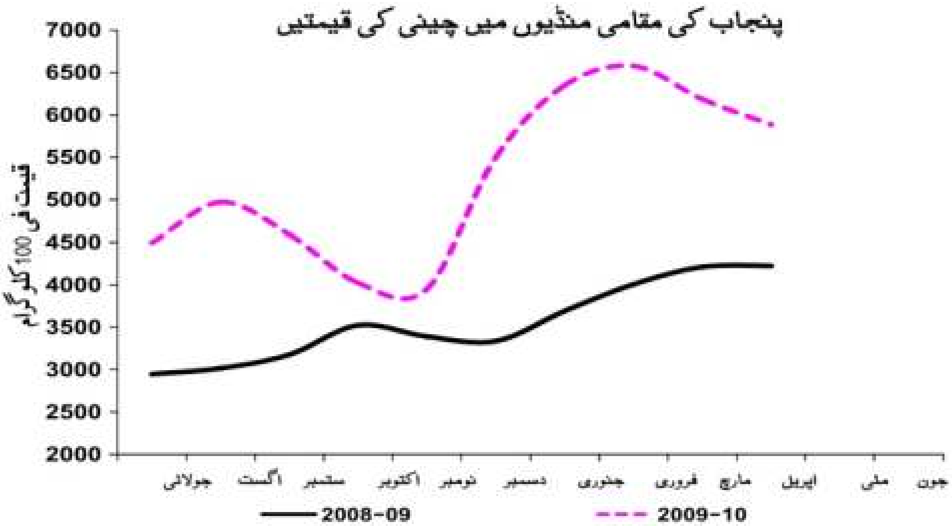

صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتیں پچھلے مہینے کی نسبت کم رہی اور شرح کی 4.85 فیصد رہی۔ مارچ میں چینی کی قیمت 6186 روپے فی سو کلوگرام تھی جو ماہ اپریل میں کم ہو کر 5886 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی جبکہ گذشتہ سال اپریل کے مقابلے میں موجودہ قیمت میں شرح اضافہ 39.27 فیصد رہا یہ اضافہ پاکستان میں گنے کی کم پیداوار کی وجہ سے ہوا۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی اپریل قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ اپریل کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل(2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ(2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	5943	6247	4310	-4.87	37.89
فیصل آباد	5907	6164	4262	-4.17	38.59
سرگودھا	5900	6162	4246	-4.25	38.96
ملتان	5833	6068	4214	-3.87	38.41
گوجرانوالہ	5982	6233	4305	-4.03	38.95
اوکاڑہ	5903	6157	4268	-4.13	38.30
راولپنڈی	5833	6227	4343	-6.33	34.30
رحیم یار خان	5810	6093	4220	-4.64	37.68
بہاولپور	5844	6073	4224	-3.77	38.35
ڈیرہ غازی خان	5900	6433	3867	-8.29	52.59
اوسط	**5886**	**6186**	**4226**	**-4.85**	**39.27**

چنا سیاہ

پاکستان میں فصلوں کے مجموعی زیر کاشت رقبہ کا5 فیصد رقبہ دالوں کے زیر کاشت ہے۔ جیسے جیسے ملکی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے دالوں کی طلب میں روز بروز اضافہ جاری ہے۔ لہذا دالوں کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانا اشد ضروری ہے۔ پاکستان میں پیدا ہونے والی دالوں میں چنا سرفہرست ہے۔ یہ موسم ربیع کی فصل ہے اور زیادہ تر بارانی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ چنے کی فصل دالوں کی مجموعی ملکی پیداوار کا80-70 فیصد حصہ رکھتی ہے۔ دالوں کے زیر کاشت رقبہ 1.464 ملین ہیکٹیر کے قریب ہے جبکہ اس کی مجموعی ملکی پیداوار 0.992 ملین ٹن ہے۔ سال09-2008 کے اعداد وشمار کے مطابق چنے کی ملکی پیداوار 0.740 ملین ٹن کے قریب ہے جبکہ چنے کا زیر کاشت رقبہ 1.081 ملین ہیکٹیر ہے۔ سال09-2008 کے اعداد وشمار کے مطابق چنے کی پیداوار میں پنجاب 88.89 فیصد حصہ کے ساتھ سرفہرست، سندھ 4.27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے بلوچستان 4.15 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 2.70 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ چنے کی نئی فصل منڈی میں آنے کے باوجود چنے کی قیمتوں میں اضافہ جاری ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ چنے کی موجودہ فصل بارشوں کی وجہ سے متاثر ہوئی اور پیداوار میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ پیداوار میں کمی کی وجہ سے چنے کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔

سفارش

☆ چنے کی فصل بارشوں سے متاثر ہوئی اور پیداوار میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ لہذا کاشتکاروں کو چاہیے کہ اپنی چنے کی فصل فروخت کرنے میں جلدی نہ کریں اور قیمتوں پر نظر رکھیں۔

☆ چنے کی فصل متاثر ہونے سے چنے کی دال میں بھی دن گزرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ متوقع ہے لہذا اس کی مارکیٹنگ پر نظر رکھی جائے اور اگر قیمتیں ایک حد سے تجاوز کریں تو حکومت کو اس کی درآمد کر کے لوگوں کو سستی دال مہیا کرے۔

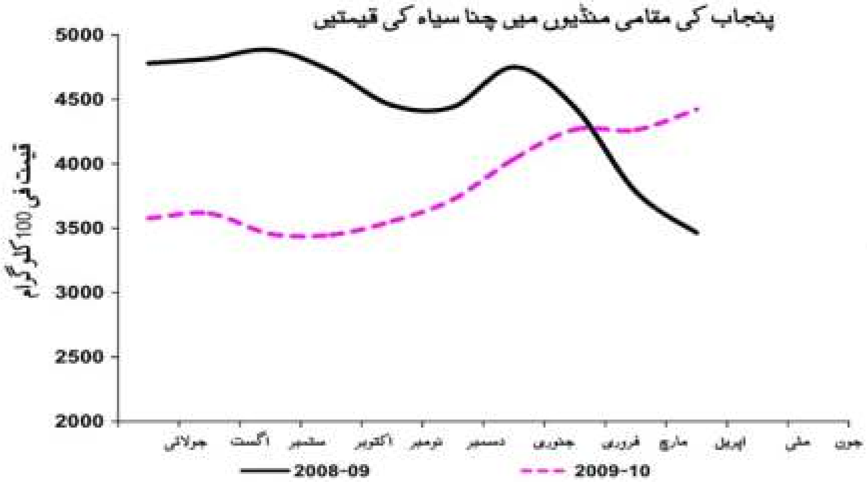

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ مارچ میں چنے کی قیمت 4263 روپے فی سو کلوگرام تھی۔ جو اپریل کے مہینے میں 3.75 فیصد اضافہ کے ساتھ 4423 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی لیکن گذشتہ سال ماہ اپریل کے مقابلے میں 27.69 فیصد زیادہ رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اپریل کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل(2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ(2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	4567	4596	3508	-0.63	30.18
فیصل آباد	4252	4115	2992	3.33	42.13
سرگودھا	4188	4030	3160	3.92	32.51
ملتان	4357	4173	3051	4.41	42.80
گوجرانوالہ	4671	4446	3658	5.06	27.68
اوکاڑہ	4183	4100	4000	2.02	4.58
راولپنڈی	4442	4417	3425	0.57	29.69
رحیم یار خان	4988	4842	4027	3.02	23.86
بہاولپور	4400	4000	3542	10.00	24.24
ڈیرہ غازی خان	4183	3915	3275	6.85	27.73
اوسط	**4423**	**4263**	**3464**	**3.75**	**27.69**

ماش

وفاقی ادارہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق ماش 0.0276 ملین ہیکٹیر رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے۔ اور اس سے 0.0136 ملین ٹن پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ دالوں کے زیر کاشت رقبہ اور دالوں کی مجموعی ملکی پیداوار میں ماش کا حصہ 5 فیصد کے قریب ہے۔ ماش کی کاشت عام قسم کی زمین پر بھی کی جاسکتی ہے اور اُس کو نائٹروجن کی بھی اتنی ضرورت نہیں ہوتی۔ مزید یہ کہ اس سے 32-25 فیصد تک پروٹین حاصل کی جاسکتی ہے۔ ماش ملکی ضرورت کے لئے ناکافی ہے۔ اور زیادہ تر دوسرے ممالک سے درآمد کی جاتی ہے۔ پاکستان نے جولائی 2009 سے مارچ 2010 تک 309342 میٹرک ٹن دالیں درآمد کیں جن کی مالیت 14845 ملین روپے ہے۔ جبکہ پاکستان نے سال 09-2008 کے دوران 0.3798 ملین ٹن دالیں درآمد کیں اور اُن کی مالیت 18544.2 ملین روپے تھی۔

سال 09-2008 کے دوران ماش 27600 ہیکٹیر رقبہ پر کاشت کی گئی جبکہ اس سے 13600 ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ گذشتہ سال سے 21.38 فیصد کم تھی۔ سال 09-2008 کے اعداد و شمار کے مطابق ماش کی پیداوار میں پنجاب 63.97 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 25.74 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، خیبر پختونخواہ 8.09 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور سندھ 2.21 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

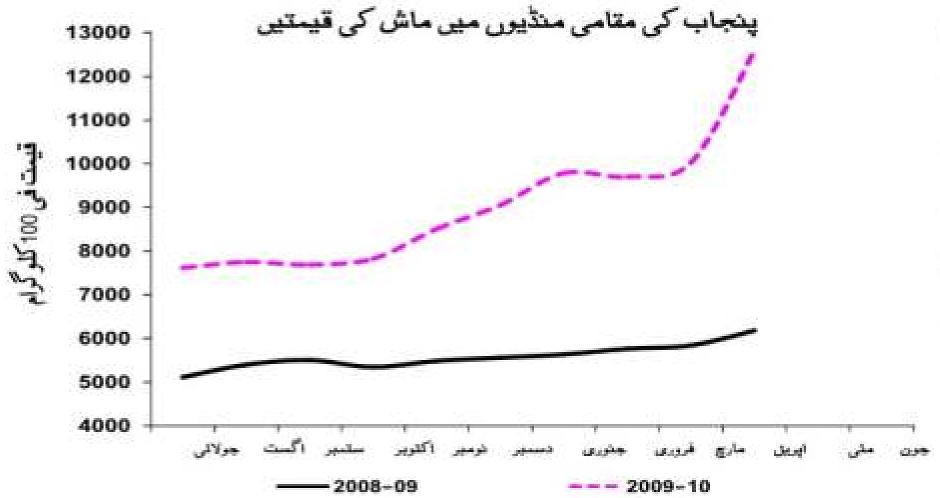

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اپریل کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گذشتہ ماہ کی قیمت 10026 روپے سے بڑھ کر 12587 روپے فی سو کلو گرام ہوگئی اور شرح اضافہ 25.53 فیصد رہا اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں سے 103.64 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی اپریل، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اپریل کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت روپے / 100 کلو گرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	13667	10683	7125	27.93	91.82
فیصل آباد	12583	10042	6406	25.30	96.42
سرگودھا	12422	9724	5720	27.75	117.17
ملتان	12541	9814	6045	27.79	107.46
گوجرانوالہ	12233	10067	6575	21.52	86.05
اوکاڑہ	12632	9784	5608	29.11	125.24
راولپنڈی	10942	10008	6333	9.33	72.77
رحیم یار خان	13142	10126	6812	29.78	92.92
بہاولپور	12951	10043	5742	28.96	125.55
ڈیرہ غازی خان	12753	9973	5442	27.88	134.34
اوسط	**12587**	**10026**	**6181**	**25.53**	**103.64**

مسور

عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے سال 2008 کے اعداد و شمار کے مطابق عالمی سطح پر مسور کی پیداوار میں کینیڈا اپنے 29.44 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بھارت 25.68 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 15.24 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ دنیا میں مسور کی مجموعی پیداوار 3.543 ملین ٹن ہے جبکہ اسے 3.751 ملین ہیکٹیر پر کاشت کیا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر مسور کی پیداوار، چنے کی مجموعی پیداوار کا 40.35 فیصد ہے۔ سال 09-2008 کے اعداد و شمار کے مطابق مسور کی مجموعی ملکی پیداوار 0.0144 ملین ٹن کے قریب تھی جبکہ اُسکے زیر کاشت رقبہ 0.0309 ملین ہیکٹیر تھا۔ مسور کی پیداوار گذشتہ سال 08-2007 کے مقابلہ میں 1.369 فیصد کم ہوئی۔

مسور کے سال 09-2008 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پنجاب 45.14 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 25 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، خیبر پختونخواہ 16.67 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور بلوچستان 13.19 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ کینیڈا مسور کی پیداوار میں عالمی سطح پر پہلے نمبر پر ہے۔ جبکہ کینیڈا دالوں کی برآمد میں بھی سرفہرست ہے اور دالوں کی مجموعی عالمی برآمد میں کینیڈا کا حصہ 35.52 فیصد ہے۔ مسور غذائیت کے اعتبار سے بھی پوری دنیا میں پسند کی جاتی ہے۔ مسور کی 100 گرام مقدار 353 Kcal توانائی فراہم کرتا ہے۔ جبکہ اس میں 60 گرام نشاستہ، 2 گرام چینی، 31 گرام فائبرز، 1 گرام چکنائی اور 26 گرام پروٹین ہوتی ہے۔

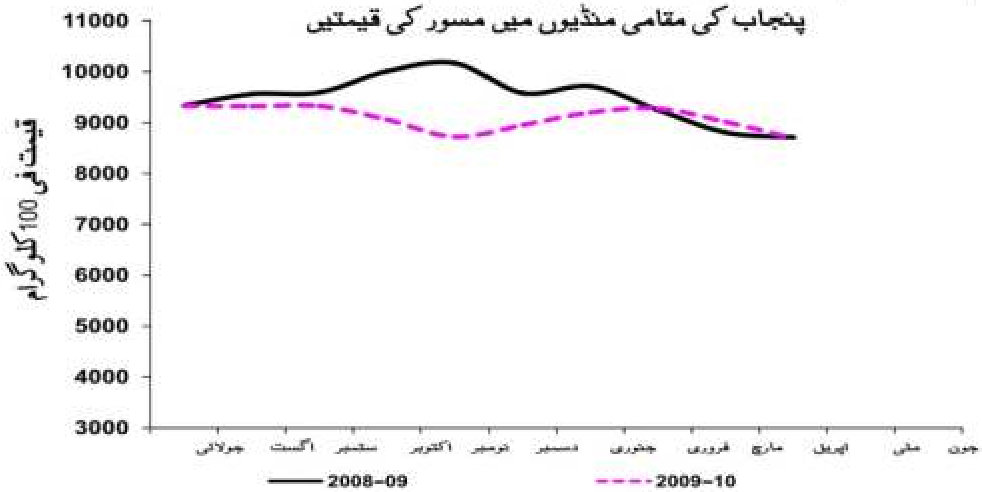

مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 3.57 فیصد کم رہی۔ گذشتہ ماہ مارچ میں اوسط قیمت 9014 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ ماہ اپریل میں کم ہو کر 8692 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی۔ جبکہ گذشتہ سال اپریل کے مقابلے میں 0.23 فیصد کم ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	8023	8177	8771	-1.88	-8.53
فیصل آباد	8021	7979	8500	0.53	-5.64
سرگودھا	8333	8813	8625	-5.45	-3.39
ملتان	8125	8419	8442	-3.49	-3.75
گوجرانوالہ	9892	9058	9058	9.21	9.20
اوکاڑہ	8817	10133	9300	-12.99	-5.19
راولپنڈی	9400	8900	8975	5.62	4.74
رحیم یار خان	8625	9650	9538	-10.62	-9.57
بہاولپور	8625	9250	8500	-6.76	1.47
ڈیرہ غازی خان	9062	9758	7471	-7.13	22.18
اوسط	**8692**	**9014**	**8713**	**-3.57**	**-0.23**

مونگ

عالمی سطح پر مونگ زیادہ تر چین، تھائی لینڈ، فلپائن، ویت نام، انڈونیشیا، برما، بنگلہ دیش اور بھارت میں کاشت کی جاتی ہے۔ بھارت اور بنگلہ دیش میں مونگ کی دو فصلیں حاصل کی جاتی ہیں۔ ایک ربیع اور دوسری خریف۔ ربیع کی فصل نومبر میں کاشت کی جاتی ہے جبکہ خریف کی فصل زیادہ تر جون میں کاشت ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں مونگ دال خریف کی فصل ہے اور چنے کے بعد پاکستانی دالوں میں دوسرے نمبر پر ہے۔

سال09-2008 کے اعدادوشمار کے مطابق مونگ دال 0.219 ملین ہیکٹیر پر کاشت کی گئی جس سے 0.1574 ملین ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ مونگ کی پیداوار گذشتہ سال08-2007 کے مقابلہ میں 26.6 فیصد کم ہوئی۔ سال09-2008 کے مونگ کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق صوبہ پنجاب 89.14 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 4.38 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 3.68 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 2.80 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

مونگ دال کی غذائیت بھی پوری دنیا میں مشہور ہے اور ویجٹیرین کی خاص خوراک ہے۔ مونگ کی 100 گرام وزن میں 347 Kcal توانائی، 62.62 گرام نشاشتہ، 6.60 گرام چینی، 16.3 گرام فائبرز، 1.15 گرام چکنائی، 23.86 گرام پروٹین، 4.8 ملی گرام وٹامن سی اور کیلشیم، میگنیشم، فاسفورس اور پوٹاشیم کی بھی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔

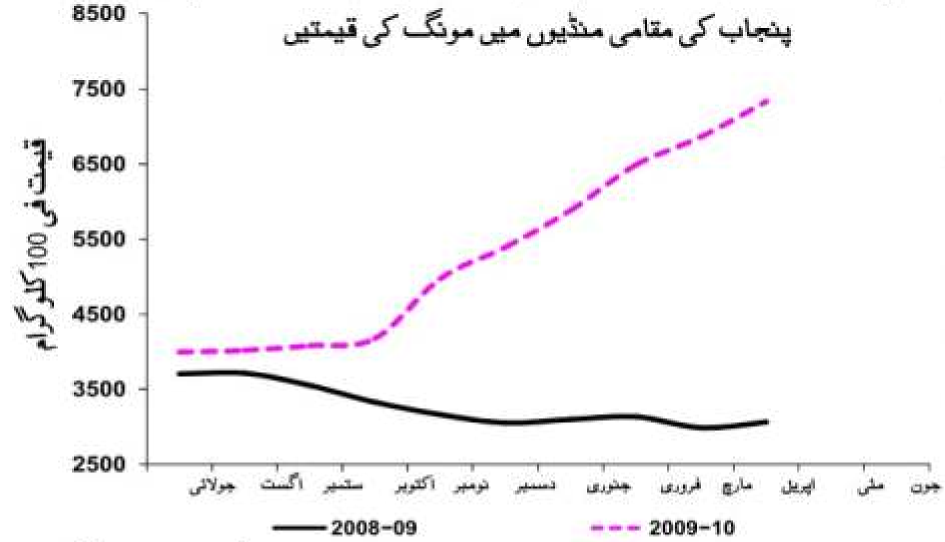

مقامی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ دیکھا جارہا ہے یہ اضافہ اپریل کے مہینہ میں بھی پنجاب کی بڑی منڈیوں میں برقرار رہا۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 6863 روپے فی سوکلوگرام تھی جو اس ماہ بڑھ کر 7334 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 6.87 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال اپریل کے مقابلے میں شرح اضافہ 139.54 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ اپریل کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	8475	8000	3675	5.94	130.61
فیصل آباد	7146	6917	3010	3.31	137.39
سرگودھا	7302	6845	2509	6.68	190.99
ملتان	7192	6817	2919	5.50	146.41
گوجرانوالہ	7758	6983	3125	11.10	148.26
اوکاڑہ	7453	6722	2808	10.87	165.39
راولپنڈی	7575	6792	3617	11.53	109.45
رحیم یارخان	7675	6769	3557	13.38	115.77
بہاولپور	6325	6300	2667	0.40	137.16
ڈیرہ غازی خان	6442	6482	2731	-0.62	135.86
اوسط	**7334**	**6863**	**3062**	**6.87**	**139.54**

پیاز

عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے سال 2008 کے اعداد وشمار کے مطابق چین 31.15 فیصد حصہ کے ساتھ پیاز کی پیداوار میں پہلے نمبر پر، بھارت 12.24 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور امریکہ 5.01 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان پیاز کی پیداوار میں چوتھے نمبر پر ہے اور عالمی سطح پر پیاز کی پیداوار میں 3.02 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ عالمی سطح پر پیاز کی مجموعی پیداوار 66.829 ملین ٹن کے قریب ہے جبکہ پیاز کو 3.731 ملین ہیکٹر پر کاشت کیا جاتا ہے۔ پیاز کی پیداوار میں پہلے دس بڑے ممالک میں پیاز کی عالمی پیداوار کا 66.21 فیصد پیدا کرتے ہیں جبکہ باقی ممالک کا حصہ 33.79 فیصد ہے۔ پیاز کی برآمد میں بھارت عالمی سطح پر سرفہرست ہے۔ جبکہ بھارت کا پیاز کی عالمی برآمد میں 19.47 فیصد حصہ ہے۔ نیدرلینڈ پیاز کی برآمد میں 16.98 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور چین 12.46 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان پیاز کی برآمد میں 0.19 فیصد حصہ کے ساتھ 35 ویں نمبر پر ہے۔ پیاز کی درآمدی ممالک میں روس پہلے، امریکہ دوسرے، ملائیشیا تیسرے، انگلینڈ چوتھے اور جرمنی پانچویں نمبر پر ہے۔ پیاز کے سال 09-2008 کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق پیاز کی مجموعی ملکی پیداوار 1.704 ملین ٹن کے قریب تھی جبکہ اسے 0.1296 ملین ہیکٹیر پر کاشت کیا گیا تھا۔ پیاز کے زیر کاشت رقبہ میں گذشتہ سال کے مقابلے میں 15.34 فیصد کمی ہوئی اس کے ساتھ ساتھ اس کی پیداوار میں بھی گذشتہ سال 08-2007 کے مقابلے میں 15.43 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ سال 09-2008 کے پیاز کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق سندھ 38.74 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 35.62 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، پنجاب 17.63 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 8.00 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

سفارش

☆ان دنوں پیاز صوبہ سندھ سے آرہا ہے جو کہ اپنے آخری مراحل پر ہے۔ جس کی وجہ سے پیاز بھارت سے درآمد کیا جا رہا ہے۔ جبکہ مئی کے مہینے میں پنجاب کا مقامی پیاز منڈی میں آنا شروع ہو جائے گا۔ جس سے قیمتوں میں استحکام آئے گا لہذا مئی کے آخر تک بھارت سے پیاز کی درآمد روک دینی چاہیے تا کہ پیاز کے ملکی کاشتکار کو نقصان سے بچایا جاسکے اور ملکی زرمبادلہ کی بچت ہو سکے۔

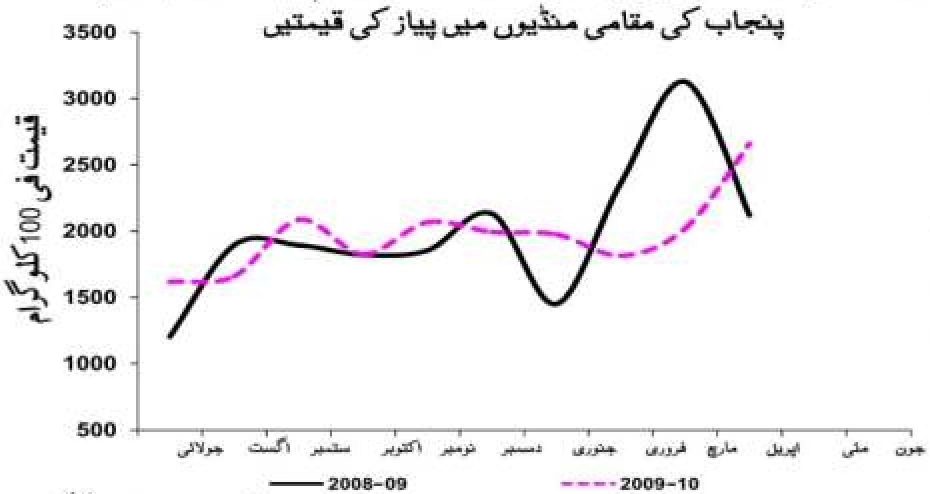

اپریل میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں پیاز کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ مارچ کے دوران اوسط قیمت 2019 روپے فی سو کلو گرام تھی جو کہ اپریل میں بڑھ کر 2661 روپے فی سو کلو گرام ہو گئی۔ اس طرح شرح اضافہ 31.80 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مہینہ کے مقابلے میں پیاز کی قیمتوں میں شرح اضافہ 25.57 فیصد رہا۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل(2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل(2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل(2009) سے موازنہ
لاہور	2367	1967	1900	2034	24.58
فیصل آباد	2642	2008	2000	31.57	32.10
سرگودھا	2731	1955	2233	39.69	22.28
ملتان	2342	1875	2088	24.91	12.19
گوجرانوالہ	2583	1967	1850	31.32	39.62
اوکاڑہ	2800	2192	2258	27.74	23.99
راولپنڈی	2896	2050	2200	41.27	31.64
رحیم یار خان	2295	1920	2340	19.53	-1.92
بہاولپور	2725	2325	2625	17.20	3.81
ڈیرہ غازی خان	3233	1933	1700	67.25	90.18
اوسط	**2661**	**2019**	**2119**	**31.80**	**25.57**

آلو

عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے سال 2008 کے اعداد وشمار کے مطابق چین آلو کی پیداوار میں 18.16 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بھارت 10.97 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور روس 9.19 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان کا آلو کی پیداوار میں 23ویں نمبر پر ہے۔ اور عالمی سطح پر اس کا حصہ صرف 0.81 فیصد ہے۔ عالمی سطح پر آلو کی مجموعی پیداوار 314.140 ملین ٹن ہے جبکہ اس کو 18.19 ملین ہیکٹیر پر کاشت کیا جاتا ہے۔ آلو کی مجموعی عالمی پیداوار میں پہلے دس ممالک 65.42 فیصد حصہ رکھتے ہیں۔ جبکہ باقی ممالک آلو کی پیداوار میں 34.58 فیصد رکھتے ہیں۔ عالمی سطح پر آلو کی برآمد میں فرانس 18.74 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، نیدر لینڈ 14.83 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور جرمنی 14.73 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان عالمی سطح پر آلو کی برآمد میں 1.55 فیصد حصہ کے ساتھ چودھویں نمبر ہے۔ سال 09-2008 کے دوران پاکستان نے 41.635 ملین امریکی ڈالر کا آلو برآمد کیا جبکہ گذشتہ سال اس کی برآمد 24.719 ملین امریکی ڈالر تھی۔ سال 09-2008 کے اعداد وشمار کے مطابق آلو کی مجموعی ملکی پیداوار 2.941 ملین ٹن رہی جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ 0.145 ملین ہیکٹیر تھا۔ گذشتہ سال 08-2007 کے مقابلے میں آلو کی پیداوار میں 15.84 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ سال 09-2008 کے آلو کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق پنجاب آلو کی پیداوار میں 94.61 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، خیبر پختونخواہ 4.11 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 1.18 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور سندھ 0.10 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

سفارش

☆ان دنوں پنجاب کی منڈیوں میں مقامی آلو دستیاب ہے۔ مگر لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے آلو کو صحیح طریقے سے سٹور نہیں کیا جا سکا جس کی وجہ سے کافی مقدار میں آلو خراب ہو چکا ہے جس سے منڈیوں میں آلو کی رسد بُری طرح متاثر ہوئی ہے اور آلو کی قیمتوں میں ایک دم سے اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ سٹور میں پڑا ہوا آلو کا بیج جو کہ آنے والے فصل کی کاشت کیلئے استعمال ہونا تھا وہ بھی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے۔ لہذا حکومت کو چاہیے کہ آلو کے پیداواری اور سٹوریج کے علاقوں میں لوڈ شیڈنگ کم سے کم کرے تا کہ آلو کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے۔

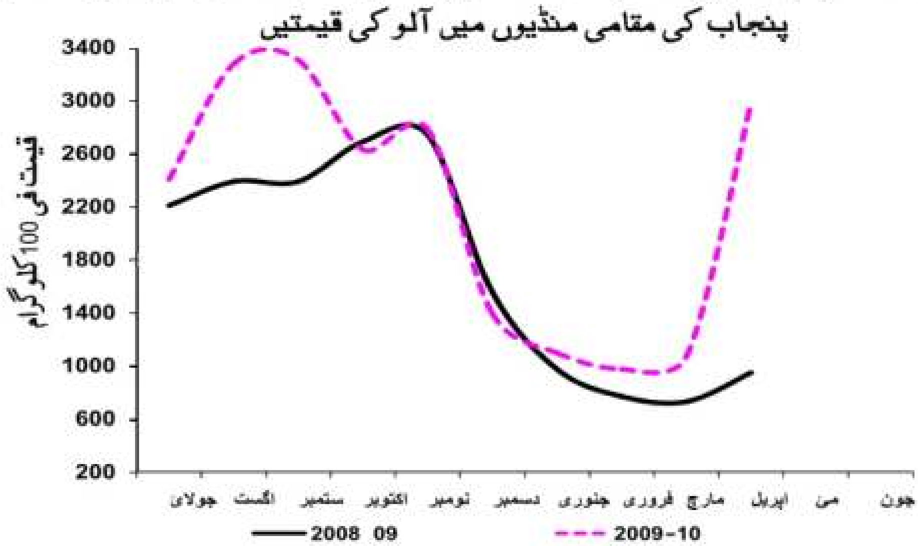

مارچ کے دوران اوسط قیمت 1067 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ ماہ اپریل میں بڑھ کر 2975 روپے فی سو کلوگرام ہو گی۔ اس طرح شرح اضافہ 178.91 فیصد رہا اور پچھلے سال ماہ اپریل کی نسبت آلو کی قیمتوں میں 215.36 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اپریل کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل(2009) سے موازنہ
لاہور	2983	1000	883	198.30	237.70
فیصل آباد	2782	950	892	192.84	212.00
سرگودھا	3103	1056	924	193.84	235.76
ملتان	2605	978	852	166.36	205.87
گوجرانوالہ	2859	1067	942	167.95	203.61
اوکاڑہ	2801	956	710	192.99	294.28
راولپنڈی	2935	1258	1046	133.31	180.64
رحیم یار خان	3398	1140	1140	198.07	198.07
بہاولپور	3088	1113	1054	177.45	192.93
ڈیرہ غازی خان	3200	1150	992	178.26	222.58
اوسط	**2975**	**1067**	**943**	**178.91**	**215.36**

ٹماٹر

عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے سال 2008 کے ٹماٹر کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق چین 26.08 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، امریکہ 9.70 فیصد کے ساتھ دوسرے اور ترکی 8.47 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان ٹماٹر کی پیداوار میں عالمی سطح پر 35 ویں نمبر پر اور ٹماٹر کی عالمی پیداوار میں پاکستان کا حصہ 0.41 فیصد ہے۔ ٹماٹر کی عالمی پیداوار 129.649 ملین ٹن ہے جبکہ اس کو 5.227 ملین ہیکٹیر پر کاشت کیا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر ٹماٹر کی برآمد میں میکسیکو 15.75 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، شام 15.25 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور سپین ٹماٹر کی برآمد میں 12.93 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔

ٹماٹر کی سٹوریج لائف کم ہونے کی وجہ سے پاکستان کو اکثر اوقات اپنی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ہمسائے ممالک سے ٹماٹر درآمد کرنا پڑتا ہے۔ لہذا حکومت کو چاہیے کہ ٹماٹر کی بے موسمی کاشت جو کہ ٹنل ٹیکنالوجی اور ہیڈرو پانک ٹیکنیک سے ممکن ہے کی بھر پور حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تاکہ ٹماٹر کی بے موسمی پیداوار کو بڑھا کر ٹماٹر کی ملکی درآمد کو کم کیا جا سکے۔ پنجاب میں ان دنوں مقامی ٹماٹر منڈی میں آنا شروع ہو گیا ہے۔ جس سے ٹماٹر کی قیمتوں میں استحکام اور کمی واقع ہو رہی ہے۔ پنجاب کا ٹماٹر جون تک منڈی میں دستیاب رہے گا۔

سال 09-2008 کی ٹماٹر کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق ٹماٹر کی مجموعی ملکی پیداوار 0.5619 ملین ٹن کے قریب رہی جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ 0.0534 ملین ہیکٹیر تھا۔ ٹماٹر کی سال 09-2008 کی ملکی پیداوار ٹماٹر کی گذشتہ سال 08-2007 کے مقابلے میں 4.79 فیصد زیادہ رہی۔ ٹماٹر کے سال 09-2008 کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق بلوچستان 40.35 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، خیبر پختونخواہ 28.80 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 17.96 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پنجاب 12.90 فیصد حصہ کے چوتھے نمبر پر ہے۔

سفارش

☆ پنجاب کا مقامی ٹماٹر منڈی میں آنے سے ٹماٹر کی قیمتوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ لہذا ٹماٹر کی انڈسٹری سے وابستہ افراد مارکیٹ سے سستا ٹماٹر خرید کے اُس سے ٹماٹر کی مصنوعات بنا سکتے ہیں۔ جیسے کہ ٹماٹو کیچپ، ٹماٹو پیوری، ٹماٹو پیسٹ، اور ٹماٹر کا جوس وغیرہ۔ اس سے ٹماٹر کے کاشتکار کو اُس کی فصل کا صحیح معاوضہ ملے گا اور ٹماٹر جس کی سٹوریج لائف انتہائی کم ہوتی ہے کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکے گا۔

مارچ میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 1472 روپے فی سو کلوگرام رہی جو ماہ اپریل میں بڑھ کر 1823 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 23.88 فیصد رہا۔ لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ اپریل کی نسبت 31.28 فیصد کم رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اپریل کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

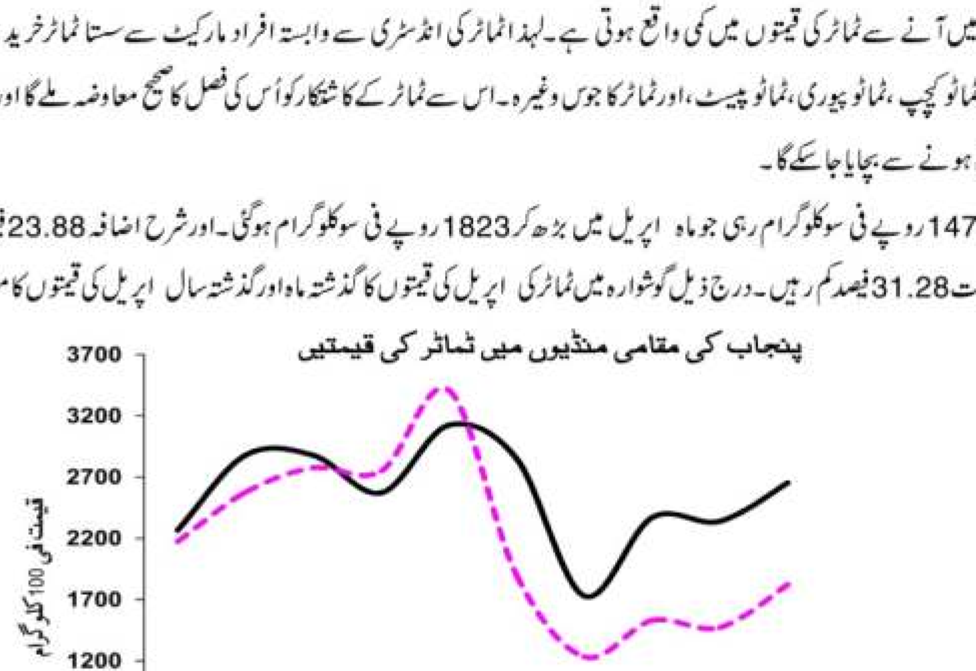

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل(2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ(2010) سے موازنہ	اپریل(2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل(2009) سے موازنہ
لاہور	1774	1358	2625	30.63	-32.42
فیصل آباد	1833	1567	2625	16.98	-30.17
سرگودھا	1858	1404	3158	32.34	-41.17
ملتان	1375	1283	2175	7.17	-36.78
گوجرانوالہ	1883	1375	2650	36.95	-28.94
اوکاڑہ	1944	1642	2525	18.39	-23.01
راولپنڈی	1950	1617	3175	20.59	-38.58
رحیم یارخان	1707	1213	2238	40.73	-27.74
بہاولپور	1875	1625	2892	15.38	-35.16
ڈیرہ غازی خان	2033	1633	2467	24.49	-17.58
اوسط	**1823**	**1472**	**2653**	**23.88**	**-31.28**

سرخ مرچ

عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے اعدادوشمار کے مطابق سرخ مرچ کی پیداوار میں بھارت 44.43 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، چین 9.00 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور پیرو 5.89 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 4.64 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ عالمی سطح پر سرخ مرچ کی برآمد میں بھارت 43.75 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، چین 15.24 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور پیرو 8.69 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ سال 09-2008 کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار 0.187 ملین ٹن کے قریب رہی جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ 73864 ہیکٹیر تھا۔ مرچ کی پیداوار میں گذشتہ سال 08-2007 کے مقابلے میں 61.66 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ مرچ کی سال 09-2008 کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق سندھ 91.74 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، پنجاب 4.58 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 3.30 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور خیبر پختونخواہ 0.37 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

پاکستان میں مرچ کی مقامی پیداوار ملکی ضرورت کیلئے نا کافی ہے جس کی وجہ سے پاکستان کو ہر سال مرچ دوسرے ممالک سے درآمد کرنا پڑتی ہے۔ پاکستان سے سال 09-2008 کے دوران 105.4 (000) ٹن سپائسی درآمد کیں جن کی مالیت 5543.1 ملین روپے تھی۔

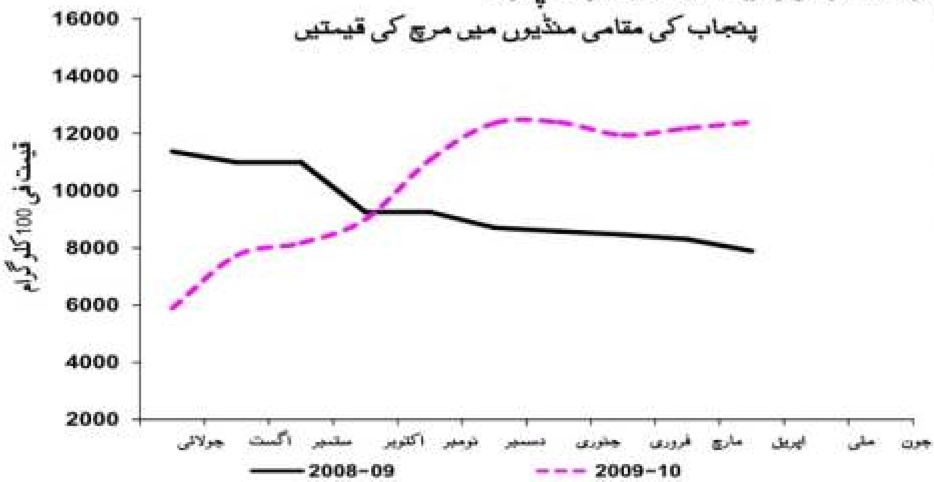

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ مارچ کے دوران اوسط قیمت 12188 روپے فی سو کلوگرام رہی جو کہ اپریل میں بڑھ کر 12403 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ مرچ کی قیمتوں میں اضافہ 1.76 فیصد رہا جو گذشتہ سال اپریل کے مقابلہ میں 57.16 فیصد زیادہ ہے درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	اپریل (2009) کی قیمتیں	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2010) سے موازنہ	اپریل (2010) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2009) سے موازنہ
لاہور	13000	12540	8000	3.67	62.50
فیصل آباد	11942	11521	7479	3.65	59.67
سرگودھا	12708	10958	6979	15.97	82.08
ملتان	10479	10542	6833	-0.60	53.35
گوجرانوالہ	11854	11846	7800	0.07	61.97
اوکاڑہ	11729	11458	8667	2.37	35.33
راولپنڈی	11463	12350	8558	-7.18	33.94
رحیم یارخان	14355	14250	8604	0.74	66.84
بہاولپور	13000	13250	9500	-1.89	36.84
ڈیرہ غازی خان	13500	13167	6500	2.53	107.69
اوسط	**12403**	**12188**	**7892**	**1.76**	**57.16**

ضلعی سطح پر ایگری مارکیٹنگ رونڈ اپ مندرجہ ذیل دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں

نمبر شمار	نام	ایڈریس	فون نمبر
1	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لاہور	46 لوئر مال لاہور	042-99200756
2	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) شیخوپورہ	شیخوپورہ	056-3781130
3	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) قصور	نزد شناختی کارڈ آفس قصور	049-9239081
4	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ننکانہ صاحب	معرفت مارکیٹ کمیٹی ننکانہ صاحب	056-2874647
5	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گوجرانوالہ	نزد سیالکوٹ بائی پاس بالمقابل گرائمر پبلک سکول گوجرانوالہ	055-9200201
6	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) نارووال	معرفت مارکیٹ کمیٹی نارووال	0542-410837
7	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گجرات	رحمان سعید روڈ شادمان کالونی گجرات	053-3534576
8	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) منڈی بہاؤالدین	معرفت مارکیٹ کمیٹی منڈی بہاؤالدین	0546-508268
9	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سیالکوٹ	مسلم کالونی کرسچن ٹاؤن سیالکوٹ	052-3550363
10	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) حافظ آباد	معرفت مارکیٹ کمیٹی حافظ آباد	0547-520700
11	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اٹک	معرفت مارکیٹ کمیٹی حضرو، اٹک	
12	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راولپنڈی	پھولدار نرسری نزد نواز شریف پارک مری روڈ راولپنڈی	051-9290809
13	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چکوال	محلہ فاروقی نزد دلبر دربار چکوال	0543-553106
14	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جہلم	معرفت مارکیٹ کمیٹی جہلم	0544-9270191
15	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سرگودھا	346 -اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا	048-3214911
16	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خوشاب	معرفت مارکیٹ کمیٹی خوشاب	0454-920176
17	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) میانوالی	محلہ گوشالہ یثرب سٹریٹ میانوالی	0459-230885
18	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بھکر	منڈی ٹاؤن بھکر	0453-9200162
19	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) فیصل آباد	معرفت مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد	041-9200539
20	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جھنگ	مکان نمبر 15/A-8 9- سول لائن یوسف شاہ روڈ جھنگ	047-9200102
21	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چنیوٹ	معرفت مارکیٹ کمیٹی چنیوٹ	047-6332957
22	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	0462-515453
23	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ملتان	G-54 شاہ رکن عالم کالونی ملتان	061-9220178
24	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لودھراں	معرفت مارکیٹ کمیٹی لودھراں	0608-9200041
25	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خانیوال	B-W-16 بلاک پیپلز کالونی خانیوال	065-9200328
26	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) وہاڑی	F-78 بلاک نزد پارک وہاڑی	067-3362907
27	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ساہیوال	مکان نمبر 280 عمر بلاک شاداب ٹاؤن ساہیوال	040-4222086 040-9239027
28	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) پاکپتن	مولوی منظور روڈ پاکپتن	0457-352918
29	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اوکاڑہ	اوکاڑہ	044-9200274
30	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاولنگر	بہاولنگر	063-9239027
31	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاولپور	نیو صادق کالونی نزد دبئی پیلس بخاری منزل بہاولپور	062-9255549
32	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) رحیم یار خان	مکان نمبر 11-A/14 زمیندارہ کالونی ٹرسٹ کالونی روڈ رحیم یار خان	068-5875240
33	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان	064-9260495
34	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) مظفرگڑھ	بلڈنگ نمبر 436 -I- نزد شیروانی چوک ریلوے روڈ مظفرگڑھ	066-9200079
35	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راجن پور	32- نیو غلہ منڈی ڈیرہ روڈ راجن پور	0604-688629
36	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لیہ	لیہ	0606-410565

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

منڈی کے تازہ نرخ جاننے کیلئے
محکمہ کی ویب سائٹ **www.amis.pk** دیکھیں

ٹال فری فون نمبر 0800-51111

تحقیقاتی رپورٹس، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

موبائل فون کے ذریعے منڈی کے تازہ ترین ریٹ
کی فراہمی ٹیلی نار "emandi" ایس ایم ایس سروس

27 زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کے
ذریعے تازہ ترین نرخوں کی فراہمی

ایگریکلچر مارکیٹنگ ای نیوز لیٹر کا اجراء

مارکیٹنگ رواونڈ اپ محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk
سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

ایگریکلچر مارکیٹنگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب
21 ڈیوس روڈ لاہور۔فون 042-99201094-99204229